يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ
مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

S. Ali Tahir.
H. No 2... ters,
Go...

شہید ثالث

سید حسینی قاضی نور اللہ الشوستری نور اللہ مرقدہ کی سوانحعمری

مولفہ جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب

عزیز لکھنوی خلف الرشید

صاحب نجوم السماء

باہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو بی اے سپرنٹنڈنٹ

١٣٣٤ھ در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ طبع شد ١٩١٦ء

مزار پاک نور اللہ شمع بزم امکاں ہے
تماشا ہے چراغ کُشتہ سے روشن شبستاں ہے

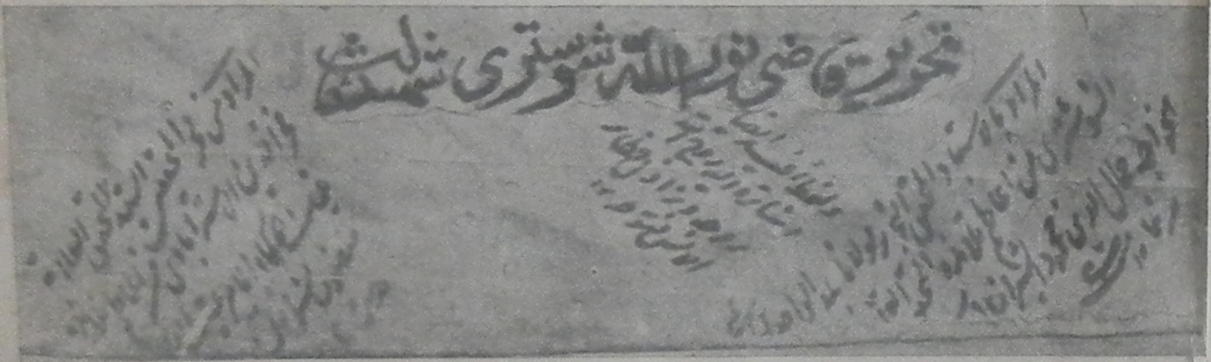

شرح تہذیب ملا جلال پر قاضی صاحب کا ایک حاشیہ ہے اوسکے قدیم نسخہ پر جو کتبخانہ فردوسیہ میں موجود ہے جابجا خود موصوف نے اپنے دست مبارک سے تحشی کی ہے جسکا یہ عکس ہے

(عزیز)

Syed Manzu :-ul-Husain Rizvi.
B. Sc., B. Ed.

MAAB 1431
maablib.org

لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا

کشتگان خنجر تسلیم را

ہر زمان از غیب جانے دیگر است

دور نے جب صحیفۂ عالم کی ورق گردانی کی تو بہت سے جوہر قابل و فرد کامل ایسے دیکھے جنکی اصلیت پر نظر کرنے سے بہشت عرفان کے دروازے کھل گئے۔ جنکے حالات کے مشاہدے سے علوم انبیا و اسرار الٰہی کی عظمت ثابت ہوئی۔ اُنکا خامۂ معجز نگار شہپر روح القدس سے بہتر پایا سیاہی کے ہر قطرہ کو خون شہیدان سے مرکب دیکھا۔ اُنکی صورتوں مین انبیاے بنی اسرائیل کی جھلک تھی سیرت مین اخلاق محمدی کی متانت۔ اُنکے ساتھ بیٹھنا عبادت ہزار سالہ سے افضل اور اعتکاف کعبۃ اللہ سے بہتر جسوقت وہ اپنے حصیر قناعت پر ریاضت علم کے بعد گہری نیند سوتے تھے ہزار ہزار رکعتین عابدان شب زندہ دار کی اُنکے دل و دماغ کا طواف کرتی تھین اُنکی ہر رگ خواب وہ شہرگ تھی جہان ہمیشہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی دلکش صدا آتی تھی اُنکے ہاتھ کے لکھے ہوے اوراق وہ پردے ہین جو باب قدس کے اسرار پنہان کو کھولتے ہین اُنکے ہر حرف مین فردوس کا ایک ایسا شہر معمور ہے جسکی وسعت عالم ناسوت سے کہین بڑھی ہوئی ہے یہ اُس شہر علم کے دروازے کے حجرے ہین جنکی تحریک زنجیر سے سلونی قبل ان تفقدونی کی آوازین آتی رہین۔ اُنکے ظاہری لباس پر نہ جاؤ۔ انکے سر پر وہ اکلیل مرصع اور زیب بدن وہ حلہ نور ہے جو اہل عرصات کی نگاہون کو خیرہ کردیگا۔ آگے آگے ایک ندا دینے والیکی زبان پر یہ الفاظ ہونگے۔ یہ ایک عالم ہے شاگردان آل محمد سے جہالت کی اندھیری سے اُسکی بدولت نجات پانے والے اس نور تک پہنچ کر بہشت کے دلفریب مناظر دیکھین گے۔ انکے تصنیفات بھی دنیا مین وہی کام کرتے ہین جو ہادیان برحق کا فرض منصبی تھا۔ سیکڑون ہزارون اُسے پڑھکر گمراہی کی تاریکی سے نجات پاتے ہین۔ یہ انوار مجسم کبھی نہین مرتے ہمیشہ زندہ رہتے ہین اور اپنی تصنیفات کے لباس مین عالم کو ہدایت کرتے ہین۔ دنیا کی کوئی زبردست قوت اور کوئی جابر سلطنت

اُن کو نہین مٹا سکتی۔ صدیون کے بعد انکا خون ناحق جوش زن ہوتا ہو اور اُنکی ہستی کے
پاک نقش اُبھر کر اپنی آخری بہار دکھاتے ہین۔ لمولفہ

ہر ایک ذرّہ مشہد سے خون اُبلتا ہے
یہی ہے تیرے شہیدونکی انتہاے بہار

اُنکے خون مین ڈوبے ہوے پیکر صبح کفن مین شفق کا رنگین منظر دکھا کر اہل دلکو لہو رلاتے ہین
یون تو اکثر سلاطین کے دور حکومت مین سادات دیوارون مین زندہ چُنے گئے اُنکے
خون کے گارے سے عمارتین مستحکم کی گئین۔ علما ربیگناہ شہید ہوے جن کا خون ناحق
فضاے عالم مین پرچم ظلم بنکر لہراتا رہے گا۔ مگر الف ثانی کے شہداے راہ خدا مین
قاضی نور اللہ الحسینی المرعشی الاملی الشوشتری نور اللہ مرقدہ اس پایہ کے
مجتہد جامع الشرائط تھے۔ جنکا نام ہمیشہ صفحۂ اسلام پر نمایان حرفون مین نظر آئیگا۔
متکلمین امامیہ اور مجاہدین اثنا عشریہ کے مقدس گروہ مین یہ برگزیدہ راہ خدا
مستحق تھا کہ اس کے تمام واقعات زندگی شہرت کے منظر عام پر لائے جاتے علمی
اہم واقعات سے وہ حجاب اُٹھا دیا جاتا جو امتداد زمانہ نے حائل کر دیا ہی مگر مفصل
سوانح زندگی لکھنے کے لیے اسوقت کوئی کافی سرمایہ مجکو نہین ملا۔ مورخین و اہل تذکرہ
نے حالات بہت اختصار سے لکھے ہین اور یہ بھی قاضی صاحب کا انتہاے
فضل وکمال تھا کہ مخالفین نے اُس عہد کی تاریخون مین جبکہ ہمارا خون بہانا
حلال تھا اُن کا ذکر نہایت گران قدر الفاظ مین کیا ہے الفضل ماشہدت بہ الاعداء
خود قاضی صاحب کے تصانیف سے بھی واقعات کے متعلق کوئی کافی مدد نہین
مل سکی۔ کچھ حالات جناب والد علامہ نے نجوم السماء فی تراجم العلماء مین تحریر کیے
ہین اور بعض حالات صاحب ریاض العلماء نے لکھے ہین۔ اسکے علاوہ اُنکی تصنیفات
کے مطالعہ سے جو کچھ حالات بہم پہونچے وہ سب ایک کتاب کی صورت مین جمع کر دیے اکثر
واقعات جو عوام مین مشہور ہین مثلاً نورجہان کا مجلس مناظرہ منعقد کرنا اور اُن کے
خون کا انتقام لینا یا بعض کرامات اُنکی اصلیت کسی معتبر تذکرہ یا تاریخ یا کسی ماں موثق

سے ثابت نہین ہوئی۔ ایسے حالات جو صاحب شائع کرین وہ تاوقتیکہ کسی معتبر تاریخ
کا حوالہ نہ دین اُسکی تحقیق کے خود ذمہ وار ہونگے۔ بعض کتابین قاضی صاحب
کے حالات کے متعلق ایسی شائع ہوئی ہین جنکی صحت مین علما کو کلام ہے اور تاریخین
بھی اُس سے چشم پوشی کرتی ہین۔

مجھے ممدوح کے حالات کی جستجو عرصہ سے ہے۔ چنانچہ بہ نسبت طبع اول کے
اس کتاب مین بہت سے حالات جو نہایت معتبر وسائل سے بہم پہونچے ہین اضافہ
کئے ہین اور طبع ثالث مین اگر موفق ہوا تو اُنکے موجودہ تصنیفات سے بعض مفید
اقتباسات اور ایک بسیط مضمون لکھونگا۔ زائرین روضۂ مبارک اور مومنین باعقیدت
جنکے دل مین اس شہید جلیل القدر کی عظمت و جلالت ہے اُنکے اصرار سے نسخہ باضافہ
بعض حالات ضروری پیش کیا جاتا ہے۔

مرزا محمد ہادی عزیز کان اللہ
۲۹۔ رجب المرجب ۱۳۴۶ ہجری

سال ولادت ۹۵۶ھ

شہید ثالث

سال شہادت ۱۰۱۹ھ

سلسلہ نسب[ل۱] قاضی نور اللہ بن شریف بن ضیاء الدین نور اللہ بن محمد شاہ بن مبارز الدین بن الحسین بن نجم الدین محمود بن احمد بن الحسین بن الحسین بن محمد بن ابی المفاخر بن علی بن احمد بن ابیطالب بن ابراہیم بن یحییٰ بن الحسین بن محمد بن ابی علی بن حمزہ بن علی المرعش بن عبد اللہ بن محمد الملقب بالسّلیق بن الحسن بن الحسین بن الامام علی زین العابدین بن الامام الحسین الشہید المظلوم - یہ سلسلہ نسب اٹھائیس واسطوں سے خامس آل عبا تک منتہی ہوتا ہے۔

سال ولادت و مولد ۹۵۶ھ میں جناب سید شوشتر[ل۲] میں پیدا ہوے اور آفتاب ہدایت بنکر کرہ اسلام پر اپنی روشنی ڈالی۔

قاضی صاحب تنہا اپنے خانوادہ میں ان فضائل و معارف کے مالک نہ تھے بلکہ اسی سلسلہ نورانی میں اُنکے اسلاف محترم اور اجداد مکرم بھی معراج فضیلت تک پہونچے ہوے تھے انکے والد سید شریف حسینی شیخ ابراہیم قطیفی کے شاگردوں میں بڑے پایہ کے فاضل تھے۔ اور انکے جد محترم سید نور اللہ علماے ارباب تصنیف میں تھے اکثر علوم میں اُنکی تصنیفات کا بیش بہا ذخیرہ موجود ہے مجالس المومنین میں خود قاضی صاحب نے اپنے اجداد کے حالات لکھے ہیں اور اُن بزرگون کا جلوہ اُس کے صفحات پر نظر آتا ہے۔ سید حسن غزنوی کے قصیدے کے جواب میں قاضی صاحب نے جو قصیدہ کہا ہے اُسکے اشعار میں تفاخر شاعرانہ نہیں بلکہ سچی رجز خوانی اسطرح فرمائی ہے ؎

ل۱ یہ سلسلہ نسب خود قاضی صاحب نے مجالس المومنین میں اپنے جد امجد سید نور اللہ مرعشی حسینی کے حالات کے ضمن میں درج کیا ہے ل۲ شوشتر با عجام شینین درست ہے دیکھو معجم البلدان یاقوت حموی اور صاحب قاموس کی ضابطہ کا اعتبار نہیں بمقابلہ تحقیق صاحب معجم البلدان ۱۲

شکر خدا کہ نور الٰہی است رہبرم | وز نار شوق اوست فروزندہ گوہرم
اندر حسب خلاصۂ معنی وصورتم | داند نسب سلالۂ زہراؑ و حیدرم
دارای دہر سبط رسولم پدر بود | بانوی شہر دختر کسریٰ است مادرم
ہان ای فلک چو این پدرانم کجے بیار | یا سر بہ بندگی نہ وآزاد زے برم
شکر خدا کہ چون حسن غزنوی نیم | یعنی نہ عاق والد و نے ننگ مادرم
یا دم زبان بریدہ چو آن ناخلف اگر | مدح مخالفان علی بر زبان برم
داند جہان کہ او بدروغش گواہ ساخت | در آنکہ گفت قرۃ عین پیمبرم
شائستہ ہست نہم ازان ناخلف کہ گفت | شائستہ میوۂ دل زہراؑ و حیدرم
فرزند راکہ طبع پدر در نہاد نیست | پاکی ذیل مادر او نیست باورم

قاضی صاحب فرقۂ امامیہ کے اُن مجتہدین کرام اور مشاہیر متکلمین مین ہین جن کا نام ہمیشہ جریدۂ روزگار پر ثبت رہے گا۔ اور یہ فرقہ اُنپر نازان رہے گا۔ اُنکے قلم نے تیغ یداللّٰہی کے جوہر دکھائے اُنھون نے اپنے اجداد طاہرین کی سچی پیروی اس دنیا مین کی یہانتک کہ شہادت کو بھی وراثۃً اپنے حصہ مین لیا۔

تحصیل علوم صاحب ریاض العلما لکھتے ہین کہ قاضی صاحب نے مولانا عبدالوحید شوشتری سے شوشتر مین تکمیل علوم کی۔

مصائب النواصب کا ایک قلمی قدیم نسخہ کتبخانۂ فردوسیہ مین ہی اُسکے شروع مین منجملہ اور فوائد کے یہ لکھا ہی ۹۷۹ سنہ ہجری مین قاضی صاحب بعزم زیارت وتحصیل وارد مشہد مقدسہ رضویہ ہوے۔ اور محقق اوحد مولانا عبدالواحد رحمہ اللہ اور دیگر اساتذہ سے استفادہ حاصل کیا۔

شہید ثالث کیون کہتے ہین؟

نصرت دین محمدی کے لئے جنکے قلم آزاد اور زبانین اعلان کلمۂ حق مین بیباک تھین وہ ہمیشہ دشمنون کے محسود رہے ایک وقت وہ تھا کہ تشیع جرم عظیم سمجھا جاتا تھا علما بگناہ شہید کیے جاتے تھے۔ چنانچہ اس فرقہ حقہ مین بیشمار علما و کملای متقدمین ظلم ظالمین سے قتل کیے گئے جیسے ابن السکیت[1] علیہ الرحمہ اور ابن قتال[2] نیشاپوری رحمۃ اللہ وغیرہ وغیرہ لیکن متاخرین علما و فقہا مین جنکا سلسلہ قرن ثامن سے شروع ہوتا ہے سب سے پہلے شہید محمد بن[3] مکی عاملی ہین اور دوسرے شیخ زین الدین[4] عاملی تیسرے ہمارے قاضی صاحب جنھون نے ہندوستان آکر اس سعادت کو حاصل کیا۔

ہندوستان آنا

جناب سید نور اللہ ۹۹۵ھ ہجری مین وارد ہندوستان ہوے سب سے پہلے حکیم ابو الفتح گیلانی سے ملاقات ہوئی اور انھین کے

---

[1] شیخ ابو یوسف یعقوب بن اسحق السکیت المعروف با بن سکیت۔ اکابر علما مین سے تھے ۲۴۲ھ مین متوکل نے محض شیعہ ہونے پر اور فضائل اہلبیتؑ بیان کرنے پر انکی زبان گدی سے کھچوالی تھی۔ ۱۲

[2] محمد بن احمد بن علی القتال النیشاپوری المعروف با بن الفارسی۔ ابن داؤد علیہ الرحمہ نے کتاب الرجال مین انکی نسبت تحریر کیا ہے کہ متکلم جلیل القدر فقیہ عالم زاہد ورع قتلہ ابو المحاسن عبد الرزاق رئیس نیشاپور الملقب بشہاب الاسلام یہ بزرگوار علماے مائۃ خامسہ مین ہین انکی تصانیف سے تفسیر قرآن روضۃ الواعظین مشہور و معروف ہے ان کی تاریخ شہادت اور تفصیلی حالات معلوم نہین ہوے۔ ۱۲

[3] شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن مکی بن محمد بن حامد العاملی الجزینی فقیہ محدث جلیل القدر علوم عقلیہ و نقلیہ کے علامہ متبحر تھے ۷۸۶ھ مین بمقام دمشق قاضی برہان الدین مالکی و عباد بن جماعۃ الشافعی کے فتوے سے پہلے انکو تلوار سے قتل کیا انکے بعد سولی دی پھر سنگسار کرکے انکی نعش کو جلا ڈالا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

[4] شہید ثانی شیخ زین الدین صاحب شرح لمعہ ۹۶۶ھ ہجری مین بجرم تشیع قسطنطنیہ مین شہید ہوے علامہ مذکور صاحب تصانیف کثیرہ ہین ۱۲

یہان مقیم ہوے اُسوقت دربار اکبری کا آفتاب نصف النہار پر تھا بڑے بڑے علما و فضلا کا مجمع تھا زمانہ علم دوست سلطان جوہر شناس علامۂ سید کے علم و کمالات کو حکیم ابو الفتح گیلانی کی کوششون نے چمکایا اور داخل علماے دربار ہوے۔

معاصرین و مورخین کی رائے

معاصرین مین خاص و عام قاضی صاحب کے فضل و جلالت کے معترف تھے قاضی صاحب کے معاصرین مین ملا عبدالقادر متعصبین اہل سنت سے تھے اپنی کتاب منتخب التواریخ جہان عہد اکبر کے علما کا ذکر کیا ہے یون راے دی ہی۔

قاضی نوراللہ شوشتری اگرچہ شیعی مذہب ست اما بسیار بصفت نصفت و عدالت و نیک نفسی و حیا و تقوی و عفاف و اوصاف اشراف موصوف ست و بعلم و حلم و جودت فہم و حدت طبع و صفای قریحہ و ذکا مشہور ست صاحب تصانیف لائقہ است تو قیع بر تفسیر مہمل شیخ فیضی نوشتہ کہ از حیز تعریف و توصیف بیرون ست و طبع نظمی دارد و اشعار دلنشین می گوید۔ بوسیلہ حکیم ابوالفتح بملازمت شاہی پیوست زمانیکہ موکب منصور بہ لاہور رسید و شیخ معین قاضی لاہور را در وقت ملازمت از ضعف پیری و فتور قوی سقطہ در دربار واقع شد رحم بر ضعف او آوردہ فرمودند کہ شیخ از کار ماندہ بنا بر آن قاضی نوراللہ بآن عہدہ منصوب گردید الحق مفتیان ماجن و محتسبان بدنفس لاہور کہ معلم الملکوت سبق میدہند خوش بضبط در آوردہ و راہ رشوت را بر ایشان بستہ و در پوست پستہ گنجانیدہ چنانچہ فوق آن متصور نیست و میتوان گفت کہ قائل این بیت او را منظور داشتہ و گفتہ کہ ؎

کو بی آنکس کہ نکردی بہمہ عمر قبول	در قضا ہیچ ز کس غیر شہادت ز گواہ

عبارت تذکرہ ریاض الشعرا تالیف علی قلیخان والہ

قاضی نور اللہ شوشتری از افاضل زمان و اعاظم دوران بود طنطنہ دانشش از قاف تا قاف رسیدہ و صیت فضلش شرق و غرب را فرو گرفتہ تصالیف عالیہ اش در عالم مشہور و شرح جلالت شانش در السنہ جمہور مذکور ست در عہد اکبر بادشاہ ہندوستان قاضی القضاۃ بود آخر در سن ہفتاد سالگی [۱] در عہد جہانگیر ابن اکبر بادشاہ بسبب تصنیف کتاب مجالس المومنین بضرب درّہ خاردار بدرجۂ شہادت رسید در فن شاعری [۲] کمال قدرت و مہارت داشت تخلص وے نوری بود۔

عبارت تاریخ نو الملقب بہ مختصر سیر ہندوستان مولفہ حکیم محمد وحید اللہ

نور اللہ شوشتری از علمائے متکلمین شیعہ سید عالی نسب و الا حسب و مولدش بلدہ شوشتر ست در عہد ہمایون و اکبر بادشاہ در ہندوستان تشریف آورد بعزت و امتیاز تمام مرجع بین الانام ست و در بلدۂ لاہور عہدۂ قضا بآن بزرگوار مفوض ماندہ ازین جہت بقاضی نور اللہ شوشتری ہم شہرت دارند و صاحب تصانیف لائقہ ست از انجملہ کتاب احقاق الحق و مصائب النواصب و مجالس المومنین ست آخرش در عہد جہانگیر بادشاہ در سنہ ۱۰۱۹ ہجری نجیکہ در کتب تواریخ مسطور ست ازین جہان فانی بعالم جاودانی ارتحال ساخت۔

تذکرہ نگارستان سخن | نوری قاضی از نواح اصفہان در علم و فضائل فائق بر اقران بود از شاگردان میر فخر الدین سماک ست و ذہنش فائق و نکات ادراک اکثر

دور از و در سینہ دل با چشم روشن دشمن ست — ہر کہ با غم خلوتی دارد برون زن دشمن ست

حائل چون تواند دید بر دوش کسان دستی — کہ بر دلہا زند ناخن اگر در آستین باشد

ببند چو کسی سوی تو گیرم سر راہش — تا ذوق تماشای تو دزدم ز نگاہش

---

[۱] سال ولادت و شہادت کی حساب سے ۶۵ سال کا سن ہوتا ہی [۲] حقیقت مین علامہ موصوف کی شاعری معرکۃ الآرا تھی مگر یہ فن آپکے واسطے کوئی فخر کا باعث نہین اشعار آپکے نظر افروز ہو سکے جنکا کیف ماغ مین ہی مگر یہان نظر انداز ہی

کلمات الشعرا ملا محمد افضل سرخوش

قاضی نوری در عهد جہانگیری بر مسند سخنوری جلوہ گر بود از وست ؎

چنان کز درد آید اہل ماتم را سیہ بختی	فغان ز بلبلان تو دست چمن من از چمن رفتم
بتاراج دل ما ہر زمان اے غم چہ می آئی	متاع خانۂ درویش را غارت نمی شاید

جناب فردوس مآب کی ایک عبارت

رئیس المتکلمین مولانا سید حامد حسین صاحب طاب ثراہ صاحب عبقات الانوار ۱۲۸۷ھ

مین آگرہ تشریف لیگئے تھے وہان پہونچکر ایک خط اپنے دوست مولوی علی حسن صاحب مرحوم کو لکھا ہے جسمین قاضی صاحب کے مزار کا ذکر ذیل کی عبارت مین کیا ہے

وفزت فیہا بزیارۃ الضریح المطہر والرمس المنور

آگرہ مین زیارت ضریح مطہر و منور جناب قاضی نور اللہ نور اللہ مرقدہ

والمزار الاقدس والقبر الانفس للعلامۃ الشہید

وعظم مشہدہ کی زیارت سے فائز ہوا یہ جناب علامہ شہید

الولی الرشید الصفی السعید التعلامۃ المفید الفہامۃ المجید

اور ولی رشید برگزیدہ وسعید بڑے عالم اور فائدہ بخشنے والے

الہمام المجید القمقام السدید منبع الاسرار ومعدن الانوار

تھے نہایت عالی فہم اور عمدہ کلام کرنے والے تھے سردار بزرگ

سنی المقامات وضی الکرامات الساعی فی تاثیل

اور عالم متبحر درست کار تھے اسرار کا سرچشمہ تھے انوار کے

اصول الدین وفروعہ الموقد لقنادیل العلم وشموعہ المنائح

معدن تھے انکے مقامات بلند اور ان کے کرامات روشن تھے

الذاب عن حمی الشریعه والدائب الکادح فی
انھون نے اُصول و فروع دین کے مضبوط کرنے مین بڑی سعی کی علم کی
تحصیل لمنازل الرفیعه المبطل لشبهات الابالسه
قندیلین اور شمعین روشن کین شریعت کے مکان محفوظ سے
المسدع المنجی عن الحائرین مزال الضلال ومدحضه
اعدا کو دُور رکھا منازل بلند آخرت کے حاصل کرنے مین
الموضح طرق الهدایه باحقاق الحق الحاطم لروس المجالحین
بڑی کوشش کی شبہات شیاطین کو باطل کیا حیرت زدہ
بالکسر والدق وجاعلهم اصغر من البق المبدی لمصائب النواصب
لوگون کو گمراہی کے مقامات لغزش سے بچاتے رہے
ومعذبهم بالعذاب الواصب والهم الناصب ونازع
احقاق حق سے ہدایت کی راہین واضح کین
شواهم بالسیف القاضب ومبتلیهم بالحزن الحازب
مکابرہ کرنے والون کے سر توڑ دیئے
المشهر صیت فضائله فی الاصقاع المعشب
اُن کو پشہ سے زیادہ حقیر کر دیا نواصب کے
بهواطل فادانه کل صفصف قاع السید السند
ظلم ظاہر کر دیے اُن کو عذاب پایندہ سے معذب کیا اُن کی

والمتکلم المستند القاضی نور اللہ نور اللہ مرقدہ

پوست شمشیر بران سے کھینچ لیے انکو غم شدید مین مبتلا کیا انکے

وعظم مشھدہ فاضاءت عیونی باجتلاء

فضائل کا آوازہ تمام اطراف مین پھیلا ہر میدان انکے باران

ھذہ البقعہ وسطع علی انوار الحق من ھذہ اللمعۃ

افادات سے سرسبز ہوگیا یہ بڑے سندی سید اور متکلم متند شہ

ولعمری لو راھا المبطل اصبح مؤمنا ولو ابصرھا

میری آنکھین اُن کے مزار کے دیکھنے سے روشن ہوگئین اور مجھ پہ

للمدغل رجع موقنا یفوح منھا عبقات السعادۃ

انوار حق اُسکی چمک سے نمایان ہوگئے مین قسم کھا کر کہتا ہون

ویضوع منھا نفحات الشھادۃ یرق فیھا

کہ اگر اس مزار کو باطل عقیدہ رکھنے والا دیکھے تو مومن ہوجائے

قلب الانسان وان کان من الصخور ویتواضع

اور اگر دل مین دغل رکھنے والا اُس کا مشاہدہ کرے تو صاحب یقین

لجلالۃ فخارھا کل مختال فخور ویتضاءل

ہوجائے اس روضہ سے سعادت کی خوشبوئین پھیلتی ہین اور شہادت

لعظمۃ شانھا کل متغطرس ذی غرور مع ان

کی معطر ہوائین چلتی ہین انسان کا دل اگر پتھر کا بھی ہو تو

هذا الرمس الطاهر الذی طیبه فائح لیس علیه ما
وہان نرم ہو جائے اور ہر متکبر اُس کی عظمت کے سامنے تواضع
علی غیرہ من الضرائح من زبرج العمارہ وزخارفها
اختیار کرتا ہے باوصفیکہ یہ قبر پاک جسکی خوشبو پھیلتی رہتی ہے نہ ایسے حال مین ہے
وطرف الدنیا ومطارفها بل انما هو فی قفر غیر معمور
کہ اُس پر تعمیر کی زینت اور آرائش کا سامان جیسے اور قبور پر ہے
ومحل غیر مشهور ومهمه لا یهتدی الیه الا طالب
مطلقاً نہین ہے بلکہ وہ ایسے مقام غیر آباد بلکہ جنگل مین ہے
کادح متحمل لتعب فادح حتی انه ما کان
کہ سوائے کوشش بلیغ سے تلاش کرنے والے کے جو بڑا تعب اُٹھائے اور کوئی
غروا لو عفی اثرہ وانمحی خبرہ لخمول الحق
اُس تک نہین پہونچ سکتا یہانتک کہ عجب نہین ہے اگر اُسکا نشان بھی
فی هذہ القریة الظالم اهلها الغالب علیها
مٹ جائے اور کچھ خبر اُسکی معلوم نہو اس لیے کہ حق اس شہر مین
جهلها ولکن ابی الله الا ان یتم نورہ ویزداد الحق
نہایت پوشیدہ اور اس شہر کے ظالم لوگون پر جہل غالب ہے لیکن خدا تو
وظهورہ ومعاند وهذہ القریة لو سائلهم غریب
اپنے نور کو پورا ہی کرکے رہے گا اور حق کا ظہور ضرور زیادہ ہوگا اور اس

عن ھذا الرمس الشریف لا یھدونہ اما جھلا

شہر کے اہل عناد سے اگر کوئی غریب اس قبر شریف کا پتہ پوچھتا ہی تو اُسکو نہین بتاتے

واما عنادا وھم خابرون یریدون ان یطفئوا نور اللہ

یا تو جہل کی وجہ سے یا دشمنی کے سبب سے باوصف علم کے اُنکا قصد یہ ہے کہ نور خدا کو

بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون

خاموش کر دین اپنے منھ سے مگر خدا ضرور اپنے نور کو تمام کرے گا اگرچہ کافرون کو بُرا معلوم ہو

عُہدۂ قاضی القضاۃ کی تفویض

اکبر نے لاہور پہنچتے ہی وہان کے قاضی (معین الدین) کو علٰحدہ کر کے جناب سید کو اُس صوبہ کا قاضی القضاۃ مقرر کر دیا۔ اس منصب کو جس حیثیت سے قاضی صاحب نے انجام دیا ہے تاریخ کے صفحے اور اسلام کے محکم قانون قیامت تک اُسکے گواہ رہینگے۔ مُورّخ بدایونی نے جن الفاظ بلیغہ سے اس باب مین جناب قاضی صاحب کی مدح کی ہے وہ ابھی ناظرین ملاحظہ کر چکے ہین۔

اکبر کا دور ختم ہو گیا۔ جوہر شناسی کا چراغ بُجھ گیا۔ جہانگیر نے تخت سلطنت پر بیٹھتے ہی علی قلی خان شیر افگن کو قتل کرا کے نورجہان کو اپنے عقد مین لیا اور مظالم کا فتح باب ہوا۔

سبب قتل

بعض معتبر تذکرون مین قاضی صاحب کا سبب قتل یہ معلوم ہوتا ہے کہ انھون نے ہمیشہ مخالفین مین صلح و مدارا کی زندگانی بسر کی اور اپنے جذبات مذہب کو علی الدّوام محفوظ رکھا۔ قاضی صاحب چونکہ اہل سنّت کے چارون مذہبون کے نہایت زبردست فقیہ تھے اسلیے اکبر بادشاہ اور دوسرے لوگ ہمیشہ انکو ایک منصف مزاج محقق سمجھے۔ اکبر نے جب قاضی صاحب کے تبحّر کی انتہائی حالت دیکھی

تو لاہور کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ قاضی صاحب نے اس عہدہ کو اس شرط پر منظور
کیا کہ مین کسی ایک مذہب کے موافق قضایا مین فتوی نہ دونگا بلکہ مذاہب اربعہ (شافعیہ حنفیہ
حنبلیہ۔ مالکیہ۔) مین سے جس مذہب کے موافق میرا اجتہاد مقتضی ہو گا فتوی دونگا۔ چونکہ
مین کافی قوت نظر و استدلال رکھتا ہون اسلیے تمام مسائل مین کسی خاص مذہب کا پابند
نہین ہو سکتا۔ ہان یہ ضرور ہے کہ اس چار دیواری سے باہر نہین ہونگا بادشاہ نے اس شرط
کو قبول کرلیا۔ قاضی صاحب نے مسائل قضایا و احکام مین ہمیشہ مذہب امامیہ کے موافق
فتوی دیا اگر کبھی کسی نے اعتراض کیا تو اُنھون نے ثابت کر دیا کہ یہ فتوی میرا مذاہب
اربعہ کے فلان مذہب کے مطابق ہی جانچنے والے جانچ لیتے تھے کہ اُنکے فتاوے مین اُن
چار عنصرون مین سے کسی ایک عنصر کی شرکت ضرور ہوتی تھی۔ ایک مدت تک اسیطرح
بسر کی اور احکام امامیہ کا نفاذ کرتے رہے مخفی طور سے تصانیف کلامیہ مین بھی مشغول
رہے۔ اکبر کی زندگی تک یہ راز سربستہ رہا جہانگیر کے عہد مین اکثر علماے مخالفین نے
جو مقرب تھے بادشاہ سے کہا کہ قاضی صاحب کا مذہب شیعہ ہے اسیوجہ سے وہ اپنے فتوے مین بھی
کسی ایک مذہب کے پابند نہین۔ جہانگیر نے اس طرف توجہ نہ کی کیونکہ یہ شرط پہلے ہی منظور
ہو چکی تھی۔ کوشش کرنیوالے اُسوقت تو ناکام رہے مگر اُنکو فکر ہو گئی کہ ہم قاضی صاحب
کا شیعہ تبرائی ہونا ثابت کر دین چنانچہ ایک شخص کو قاضی صاحب کے پاس سکھا پڑھا کر
بھیجا اُسنے آکر قاضی صاحب سے پڑھنا شروع کیا اور اپنے تئین شیعہ ظاہر کیا ایک مدت
تک وہ اسی طرح قاضی صاحب کے حلقہ تلامذہ مین شامل رہا رفتہ رفتہ اتنا اعتبار پیدا کیا
کہ انکی مخفی تصنیف کتاب مجالس المومنین پر مطلع ہوا نہایت کوشش سے وہ کتاب قاضی
صاحب سے دیکھنے کیواسطے لی اور مکان پر لیجا کر اسکی ایک نقل اُن علما کو دیدی وہ اس

کتاب کو اثبات مطلوب کا ایک دفتر سمجھکر جہانگیر کی خدمت مین لے گئے اور کہا کہ اس شخص نے ایسی کتاب لکھی ہی سزاوار ہی کہ اسپر حد جاری کیجائے بادشاہ نے کہا کیا سزا دینا چاہیے سب نے رائے دی درّہ خاردار لگانا چاہیے جہانگیر نے کہا اچھا تمکو اختیار ہی۔ ان لوگون نے موقع پاکر بہت جلد اس کام کو انجام دیا یہانتک کہ قاضی صاحب شہید ہو گئے کئی روز تک لاش بے غسل و کفن رہی۔

اور جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے کتاب امل الامل مین تحریر فرمایا ہی کان معاصرا لشیخنا البھائی وقتل بسبب تالیف احقاق الحق اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ وجہ شہادت تالیف کتاب احقاق الحق ہے ممکن ہے کہ شخص مذکور بجائے مجالس المومنین احقاق الحق پر مطلع ہوا ہو اور اُسکو ظاہر کر کے اپنی مکاری مین کامیاب ہوا ہو ۵

بنا کردند خوش رسمی بخون و خاک غلطیدن	خدا اجرے دہد این کشتگان پاک طینت را

یہ واقعہ قتل ۱۸ جمادی الآخر روز جمعہ ۱۰۱۹ سنہ ہجری مین واقع ہوا جناب قاضی صاحب نے تر سٹھ سال دنیا مین زندگانی کی۔

تاریخ وفات

میر نور اللہ عالی انتساب	زین زمانہ با دل آگہ شدہ
سال رحلش مظہر الحق زد رقم	عدن جائے میر نور اللہ شدہ
	۱۰۱۹ھ

۵ اس قطعہ کے مصرعۂ ثانی مین ۱۸ حرف ہین جس سے ماہ کی ۱۸ تاریخ نکلتی ہی مصرعۂ ثالث کے پہلے دو لفظ "سال رحلش" مین سات حرف ہین جس سے ہفتہ کا روز ہفتم یعنی جمعہ مراد لیا ہی۔ درمیان مین مصنف کا نام ہے۔ دو رقم مین پانچ حرف ہین جس سے سال کا پانچوان مہینہ یعنی جمادی الآخر مقصود ہی مصرعۂ چہارم سے ۱۰۱۹ سنہ نکلتے ہین ٭ (ع۔ بز)

قاضی صاحب کا دفن اور ایک ایرانی کا خواب

ایک ایرانی سردار جو اُس زمانہ مین ریاست گوالیار مین ملازم تھا اُسنے خواب مین پیغمبر سلام کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کو دیکھا کہ وہ حکم دے رہی ہین کہ اس لاش کو تو دفن کردے یہ ایرانی خواب دیکھکر بیدار ہوا اور فوراً آگرہ پہونچکر جہانگیر سے اس لاش کی تجہیز و تکفین کی اجازت حاصل کی اور دفن کیا۔

مزار اقدس

فرقہ امامیہ مین مشاہد مقدسہ کے بعد یہ مزار بھی ایک ایسا متبرک مقام ہی جہان شب و روز وار دین مجالس عزا برپا کرتے رہتے ہین اور استجابت دعا کا وسیلہ جانتے ہین۔ جہانگیر کے ظلم کی یادگار یہ مزار آگرہ مین عدالت دیوانی کے قریب واقع ہی چنگی کی چوکی سے چند قدم طے کرنے پر زائر اس روضہ کے دروازے تک پہونچتا ہی ۱۰۱۹ھ مین انتقال کے ۱۶۹ سال کے بعد اس روضہ کی تعمیر محمد منصور[1] موسوی نیشاپوری نے کرائی

[1] محمد منصور از سادات موسوی نیشاپوری اند و سلسلہ نسب میر محمد منصور بہ قاضی میر شمس الدین موسوی میرسد و اضح باد کہ میر محمد منصور در عہد شاہ عالم بادشاہ از ولایت خراسان منمقام نیشاپور در ہندوستان آمدہ بودند بعد ورود ہندوستان اول بحضور نواب شجاع الدولہ بہادر ابن نواب صفدر جنگ بعزت و امتیاز بودہ و بعد چندے برفاقت نواب مرزا نجف خان رسیدہ بعنایات نواب نجف خان بر صوبہ اکبرآباد ممتاز شدند و در حین صوبہ داری اکبرآباد از میر منصور بسیار کار عمدہ عمدہ بہ ظہور رسیدہ از انجملہ مقبرہ سید نور اللہ شوشتری بعمارت نفیس و متین و باغ بسیار عمدہ و سرسبز و رنگین تعمیر و تعریض نمود آخرش بمصداق کل من علیہا فان سید محمد منصور بمقام جے پور در سنہ ۱۲۲۰ ہجری ازین جہان فانی بعالم جاودانی انتقال کردند تاریخ وفات برین اعداد معدود ہست ع صد باعداد ائمہ و دگر عشرین بود (تاریخ نو ملقب بمختصر سیر ہندوستان)

یہ مزار اقدس دس دروں سے محصور ہے جسکو ۱۲۹۰ھ ہجری مین سید علی نقی صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بشرکت مومنین تعمیر کرایا اور ۱۹۰۳ء مین بکوشش سید کفایت حسین صاحب تحصیلدار وخان بہادر سید ابوالحسن صاحب تحصیلدار و سید ناظم صاحب کیل و دیگر مومنین لوہے کے دروازے لگائے گئے۔

۱۳۳۲ھ مین ایک انجمن نظام التعمیر کے نام سے قائم ہوئی جسکی کوشش سے روضہ کی عمارت مین بہت کچھ ضروری اضافہ ہوا۔

اس مزار مبارک کی مجاورت وخدمت سید حسین صاحب کے متعلق ہے یہ مرد مومن دو پشتون سے اس شرف کو حاصل کررہے ہین اور زائرین کی خدمت کو اپنا فخر سمجھتے ہین۔

تاریخ وفات جو لوح قبر پر کندہ ہے

مرقد منوّر سید نور اللہ شُشتری الحسینی

ظالمے اطفاے نور اللہ کرد	قرۃ العین نبی را سر برید
سال قتل حضرتش ضامن علی	گفت۔ نور اللہ سید شد شہید ۱۰۱۹ھ

در عہد جہانگیر بادشاہ بسعادت شہادت فائز شدند

تاریخ نثر جو سنگ سُرخ پر کندہ ہے اور قریب منبر نصب ہے ۱۰۱۹ء

مرقد منور مضجع منور سید سند عالیمقدار شہید والا تبار۔ بہار باغ امامت سحاب گلشن سیادت برق کشت اراہل ضلالت پیشوائے فرقۂ ناجیہ بسعادت۔ یادگار شہسوار یثرب و بطحا چشم و چراغ شہید کربلا آفتاب آسمان ہدایت و رہبری۔ ابوالفضائل سید نور اللہ شُشتری نور اللہ مضجعہ کہ در ۱۰۱۹ھ بدرجۂ شہادت فائز گشتہ و مرمت مرقد مطہر در ۱۱۸۸ھ بشہود پیوستہ۔

فہرست مصنفات جناب قاضی نور اللہ نور اللہ مرقدہ

تعداد مصنفات (۱۰۹)

تفسیر

(۱) حاشیہ تفسیر بیضاوی بزبان عربی (۲) حاشیہ دیگر بر بیضاوی بزبان عربی (۳) رسالہ انس التوحید فی تفسیر آیۃ العدل والتوحید بزبان عربی (۴) رسالہ در تفسیر آیہ انما المشرکون نجس بزبان عربی (۵) رسالہ در تفسیر آیہ رویا بزبان عربی (۶) رسالہ در تفسیر آیہ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام ۱۰۰۰ھ میں تصنیف ہوا۔

حدیث و شرح حدیث

(۱) رسالہ ادعیہ (۲) شرح دعاے صباح منقول از حضرت امیر المومنینؑ بزبان فارسی ۹۹۰ھ ہجری میں یہ شرح لکھی گئی (۳) شرح مشکوۃ المصابیح (۴) النظر السلیم شرح مقدمۃ المصابیح والمصابیح فی علم الحدیث لمحیی السنۃ البغوی وہو من علماء اہل السنۃ (۵) رسالہ در فضیلت عید شجاع۔

علم الکلام

(۱) احقاق الحق۔ اس کتاب کے متعلق صاحب کشف الحجب تحریر فرماتے ہیں "نقض فیہ ابطال الباطل الذی الفہ ابن روزبہان زاعما انہ جواب نہج الحق وکشف الصدق لآیۃ اللہ فی العلمین العلامۃ حلی"۔ یہ کتاب زبان عربی میں ہی ۱۰۱۴ھ میں شہر آگرہ میں تصنیف کی اور یہی کتاب باعث قتل ہوئی۔ (۲) مصائب النواصب۔ اسکے متعلق صاحب کشف الحجب تحریر فرماتے ہیں "نقض فی ہذا الکتاب کتاب نواقض الروافض نقضا جیدا

ورتبہ علی مقدمات جیاد وجیود شدادولہ نحمدک یامن جعلنا من الفرقۃ الناجیۃ الامامیہ الاثنا عشریہ ونعتنا الرفض سنین سنھا بغاۃ الاموبہ الخ بزبان عربی (۴) تدارم المہرق فی دفع الصواعق المحرقہ بزبان عربی (۵) شرح اثبات واجب جدید بزبان عربی (۵) شرح اثبات واجب قدیم بزبان عربی (۶) حاشیہ بر بحث عذاب قبر از شرح عقائد بزبان عربی (۷) کشف العوار۔ اس رسالہ مین آیہ غار کی بحث ہے بزبان عربی (۸) رسالہ الذکر الابقیٰ بزبان عربی (۹) حاشیہ بر رسالہ اجوبہ فاخرہ بزبان عربی (۱۰) رسالہ در حقیقت عصمت بزبان عربی (۱۱) رسالہ فی جواب شہاب الشیطان بزبان عربی (۱۲) رسالہ انموذج شرح ہمہ الجلالیہ بزبان عربی (۱۳) حاشیہ بر بحث امامت شرح تجرید بزبان عربی (۱۴) حاشیہ بر بحث معاد شرح تجرید بزبان عربی (۱۵) شرح مبحث حدوث عالم از انموذج دوانی بزبان عربی (۱۶) رسالہ در رد تصحیح ایمان فرعون بزبان عربی (۱۷) رسالہ فی رد ما کتب بعضھم فی نفی عصمت الانبیاء بزبان عربی (۱۸) رسالہ در جواب سوالات میر یوسف علی حسینی اخباری بزبان عربی (۱۹) رسالہ النور الانور والنور الازہر فی تنویر خفایا رسالۃ القضاء والقدر بزبان عربی۔ صاحب ریاض العلما لکھتے ہین کہ مین نے اس کتاب کو ہرات مین دیکھا تھا (۲۰) رسالہ دافعۃ الشقاق کشف الحجب مین اس کتاب کا نام دفعۃ النفاق ہے (۲۱) نہایۃ الاقدام (۲۲) رسالہ در رد مقدمات ترجمہ صواعق محرقہ (۲۳) رسالہ فی رد رسالۃ الکاشی (۲۴) رسالہ فی رد شبہہ فی تحقیق العلم الالٰہی (۲۵) رسالہ فی آیۃ التطہیر نقض فیہا کلام فخر الدین رازی المتعلق بہذہ الآیہ (۲۶) رسالہ فی بیان وجوب اللطف المسماہ باللطف (۲۷) حاشیہ شرح مواقف۔

فقہ و اصول فقہ

(۱) مذہب الاکمام فی شرح تہذیب الاحکام۔ اس کتاب کی نسبت کشف الحجب مین مذکور ہی وہو شرح حامل المتن حسن جیّد ذکر فی مقدمہ ماہیۃ علم الحدیث وصولہ وبیان الحاجۃ الیہا وبعض مسائل علم اصول الحدیث ومصطلحاتہم وغیر ذلک مما تعین انا ناظر الکتاب وظفرت انا علی نسخہ کانت بخط رحمہ اللہ تعالےٰ وقد وقفہا ولدہ محمد علی فی سنۃ ثلث و خمسین والف اولہ ابتداء الحدیث بحمد القدیم سنۃ قدیمۃ التحدث بنعمہ طریقہ حسنۃ قویمۃ الخ یہ کتاب شوشتر مین تصنیف ہوئی بزبان عربی اور آٹھ جلدون مین ہے۔

(۲) حاشیہ شرح تہذیب الاصول بزبان عربی (۳) حاشیہ بر قواعد علامہ حلّی بزبان عربی (۴) حاشیہ بر مختلف الشیعہ بزبان عربی (۵) رسالہ لمعہ فی صلوٰۃ الجمعہ بزبان عربی (۶) حاشیہ بر شرح مختصر الاصول بزبان عربی (۷) رسالہ در نجاست خمر بزبان عربی (۸) رسالہ فی رکنیۃ السجدتین بزبان عربی (۹) رسالہ فی غسل الجمعہ بزبان عربی (۱۰) رسالہ مسئلہ لبس الحریر بزبان عربی (۱۱) منتخب کتاب المحلی لابن حزم الاندلسی بزبان عربی (۱۲) رسالہ در نجاست آب قلیل بزبان عربی (۱۳) رسالہ فی مسئلہ الکفارۃ (۱۴) تعلیقات شرح مختصر الاصول للقاضی یحییٰ الشافعی بسط فیہ الکلام علےٰ ابطال القیاس (۱۵) رسالہ در اثبات مسح رجلین صاحب ریاض العلما لکھتے ہین کہ مین نے اس رسالہ کو ملک مازندران کے شہر اشرف مین دیکھا تھا (۱۶) رسالہ فی تقدیم الماء الذی حکم علیہ الشارع بالتطہیر صنفہا فی لاہور (۱۷) حاشیہ شرح الوقایہ فے فقہ حنفیہ (۱۸) رسالہ فی ردّ ما الفہ شیخ ابن الہمام فی بیان اقتدار الحنفیہ بالشافعیہ

منطق

(۱) ... (۲) ... حاشیہ ... المنطق بزبان عربی

(۳) حاشیہ برحاشیہ تہذیب ملاجلال بزبان عربی

فلسفہ

(۱) حاشیہ برشرح ہدایہ بزبان عربی (۲) حاشیہ برحاشیہ قدیمہ شرح تجرید بزبان عربی (۳) حاشیہ برالٰہیات شرح تجرید عربی (۴) حاشیہ در رد چلپی بر شرح تجرید صفہانی عربی (۵) شرح حاشیہ تشکیک از حواشی حاشیہ قدیمہ عربی (۶) رسالہ دربیان انواع کم عربی (۷) رسالہ فی ان الوجود لامثل لہ عربی (۸) حاشیہ بر مبحث اعراض شرح تجرید (۹) حاشیہ بر مبحث جواہر شرح تجرید عربی (۱۰) شرح مبحث جواہر از حاشیہ قدیمہ عربی (۱۱) حاشیہ کتاب میبذی عربی

ریاضی

(۱) حاشیہ برشرح چغمنی عربی (۲) حاشیہ برتحریر اقلیدس عربی (۳) رسالہ صد باب سطرلاب صاحب ریاض لکھتے ہین کہ مین نے یہ رسالہ شہر فراہ مین دیکھا تھا۔

تاریخ ورجال

(۱) مجالس المومنین۔ اس کتاب کے متعلق صاحب کشف الحجب تحریر فرماتے ہین رتبہ علے اثنی عشر مجالس فی ذکر الاماکن والمواطن التی لہا اختصاص بالائمۃ الطاہرین والطوائف والاصحاب والتابعین والمتکلمین والمفسرین والمحدثین والمجتہدین والسادات والقراء والنحاۃ والحکماء والملوک والامراء والوزراء والشعراء من العرب والعجم وقد ظن من لابصیرۃ انہ ادخل العامہ والصوفیہ فی ہذا الکتاب اعمالہم کانو من اہل الحق مع انہ باطل لانہ رحمہ اللہ تعالے قد صرح فی مقدمہ ہذا الکتاب وعند ذکر علماء الاہ ولہ یسمی ان غرضہ فی ہذا الکتاب ذکر من کان یعتقد ولاء علی وکان خلیفہ بعد رسولہ

بلا فصل وہم الذی یسمیہم مطلق الامامیۃ الاثنی عشریۃ الناجیۃ اولہ نفحات دلکشائے حمد و رشحات جانفزائے الخ بزبان فارسی تصنیف سنہ ۹۹۰ ہجری (۲) رسالہ اثبات تشیع سید محمد نوربخش (۳) حاشیہ خلاصۃ الاقوال (۴) رسالہ در ذکر اسمای رواۃ مخالفین کہ وضاع حدیث بودند۔

علم المعانی والبیان

(۱) حاشیہ بر مختصر المعانی عربی (۲) حاشیہ بر مطول عربی (۳) حاشیہ بر حاشیہ ختائی بر شرح مختصر معانی عربی

ادب

(۱) دیوان قصائد فارسی (۲) شرح خطبہ حاشیۃ القزوینی علی العضدی۔
(۳) حاشیہ خطبہ شرح مواقف (۴) شرح رباعی شیخ ابوسعید ابن ابی الخیر فارسی (۵) دیوان اشعار فارسیہ (۶) کتاب منشآت (۷) شرح خطبہ حاشیہ علی مختصر ابن الحاجب التی کتبہا شکر اللہ المخاطب بافضل۔

صرف

(۱) رسالہ فی تعریف الماضی ومتعلقاتہا

نحو

(۱) حاشیہ بر شرح جامی (۲) رسالہ بحث تحذیر

علوم مختلفہ

(۱) نور العین عربی (۲) رسالہ رفع القدر عربی (۳) حل العقال عربی
(۴) رسالہ بحر الغدیر عربی (۵) رسالہ عدۃ الابرار عربی (۶) رسالہ تحفۃ العقول

(۷) رسالہ موائد الانعام (۸) رسالہ عشرۂ کاملہ خانخانیہ صنفہا لی خانخان بن خانخان و ہو عبدالرحیم خان خانخان بن بیرم خان سلطان الدین ذکر فیہا عشرۃ مسائل من العلوم المختلفہ والفہا سنتہ خمس وتسعین وتسعمائۃ اولہا الحمد لمبدی المبادی والصلوٰۃ علی نبیہ المؤید باقوی انجم الدلائل علی الاعادی الخ (۹) رسالہ سبعہ سیّارہ (۱۰) رسالۂ جلالیہ (۱۱) رسالہ لطیفہ (۱۲) جواب سوال سید حسن (۱۳) رسالہ اسحاب المطیر (۱۴) رسالہ گوہر شاہوار فارسی (۱۵) رسالہ خیرات حسان (۱۶) حاشیہ بر رسالہ تحقیق کلام بدخشی (۱۷) رسالہ گل و سنبل فارسی (۱۸) (۱۹) کشکول۔ صاحب ریاض العلما لکھتے ہین کہ یہ نسخہ مشہد مقدس مین دیکھا تھا جو بخط مصنف تھا۔

اولاد کسی تذکرہ یا تاریخ مین قاضی صاحب کی اولاد کا ذکر نہین مگر کتب خانہ فردوسیہ کی بعض کتابون سے دو صاحبزادون کا نام ملا محمد علی اور علاء الملک یہ دونو بزرگ ارباب تصنیف سے ہین۔

سید محمد علی پسر قاضی نور اللہ انکے ہاتھ کی لکھی ہوئی دو کتابین میری نظر سے گزرین (۱) شرح مشکوٰۃ المصابیح (۲) شرح تہذیب الاحکام دونو کتابون پر سید صاحب موصوف کے نہایت مفید حواشی تحریر ہین جس سے اُنکی استعداد علمی اور فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب کی اولادون مین یہ نہایت ممتاز مرتبہ رکھتے تھے۔ شرح تہذیب الاحکام کے سرورق پر ایک وقف نامہ اُنکے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جس سے اُنکی اولادون کا بھی پتہ ملتا ہے وقف نامہ کی عبارت حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الموفق علی غیات الضمائر متولی السرائر والصلوٰۃ علی النبی الاخیار وآلہ واولادہ الاطہار

وبعد فانی قد وقفت ہذا الکتاب المستطاب علی اولادی الذکور طلباً لمرضات من بیدہ

ازمۃ الامور وجعلت تولیتہ لنفسی ثم لارشد الاولاد رزقہم اللہ تعالے وفور العلم وجادۃ الحق

والسداد فمن بدلہ بعد ما سمعہ فعلیہ اللعنۃ والعذاب لم یرزقہ اللہ تعالے شفاعۃ النبی وآلہ

یوم الحساب بذلک الوقف التوفیق قد وقع رفیق فی یوم الاحد التاسع من شہر الرمضان

فی سنۃ ثلث وخمسین والف من الہجرۃ النبی الکریم المتعال علیہ وآلہ صلوات الملک

الذی الجلال وانا الواقف العبد العیوب الذی یردہ الشتری محمد علی بن نور اللہ المرعشی

الا لی الشوشتری نور اللہ مالہ وحقق امالہ"

بعض محققین کا خیال ہی کہ انکی تصنیف سے بوارق خاطفہ بھی ہی چنانچہ صاحب کشف الحجب

لکھتے ہین "بوارق خاطفہ جواب الصواعق ابن حجر المکی الہیثمی لم اقف علی اسم مصنفہ

لعلہ لبعض تلامذہ قاضی نور اللہ الشوشتری او لولدہ محمد علی قد الزم فیہ ان لایتمسک

فی ابطالہ بغیر ذلک الکتاب۔

علاء الملک پسر قاضی نور اللہ بھی ارباب تصنیف سے تھے اور الفردوس

ایک تاریخ انکی تصنیف سے ہی جسکی نسبت صاحب کشف الحجب لکھتے ہین "الفردوس

للفاضل الکامل علاء الملک بن قاضی نور اللہ الشوشتری المرعشی الحسینی ذکر فیہ

احوال فضلا الشوشتر۔

تلامذہ قاضی صاحب کے شاگردون کی فہرست بھی کہین نہین دیکھی صرف

کشف الحجب مین انکے بعض تلامذہ کے تصنیفات دیکھے جس کا ذکر

یہان مناسب ہی۔

(۱) رد جوابؔ الجواب لمراسلہ علماء ماوراء النہر لبعض تلامذہ مولانا نور اللہ الشوشتری والمراسلۃ قد کتبہا علماء وراء النہر الی علماء المشہد المقدس فاجابوہ بدلائل ساطعہ و براہین قاطعہ فعلق علیہا مترجم الصواعق ملا کاسہ گر شبہات علیہا فنقصہ لبعض تلامذۃ القاضی رحمہ اللہ اولہ الحمد للہ الذی ہدانا الی سنۃ النبی وآل الذین ہم خیر البریۃ الجماعۃ وجہا عن سنۃ اہل السنۃ والجماعۃ المتسمین باکمل توفیق واجمل لطف وضاعۃ الخ

(۲) جواب نواقض الروافض لبعض تلامذۃ القاضی نور اللہ الشوشتری اسمہ الشہب الثاقبۃ والنواقض بالنار للسید محمد البرزنجی المدنی لخصہ من کتاب النواقض علی الروافض لمعین الدین اشرف الشہیر بمرزا مخدوم حفید السید الشریف الجرجانی وزاد علیہ ترہاتہ ذخرعبلاً

ذخیرہ مصنفات

جناب سید تر سٹھ سال دنیا مین زندہ رہے مگر اُنکی زندگی کی ہر ساعت عرفا و سالکین کے لیے بہشت عرفان ہی اُنکی تصنیفات کے مشاہدے سے ثابت ہوتا ہی کہ انکی زندگی کا اصلی منشاء دین اسلام کی بناؤن کا مستحکم کرنا تھا ورنہ عالم غربت مین جو شخص مخالفین مین اسطرح گھرا ہوا ہو اُس سے اسقدر تصنیفات کا ظاہر ہونا نہایت دشوار تھا مگر وہ اپنی زندگی کے راز سربستہ کو خوب سمجھے ہوے تھے اسی لیے اپنے فرائض پر نہایت آزادی سے انکا قلم چلتا تھا سر کٹ جائے جان چلی جائے مگر انکو اپنے کام سے کام تھا ہستی ناپائدار کی زندگی کو وہ زندگی نہین سمجھتے تھے وہ کچھ ایسے کام کر گئے جس سے ہمیشہ زندہ رہین اور اپنے بعد بھی ایک دوسرے پیکر مین دنیا کو ہدایت کرین اسمین شک نہین کہ اُنکے مصنفات دنیا مین وہی کام کرتے ہین جو ائمہ اسلام کا فرض تھا۔ تاریخون سے معلوم ہوا کہ ۱۰۹ کتابین

ؔ یہ رسالہ کتب خانۂ فردوسیہ مین موجود ہی ۱۲

تصنیفات سے ہین ممکن ہی کہ اور بھی کچھ کتابین ہون۔ ان کتابون مین سوا احقاق الحق
اور مجالس المومنین کے اور کوئی کتاب مطبوع نہین ہوئی طبع ہونے کا کیا ذکر ہے کل
کتابین کسی بڑے کتبخانہ مین بھی نہین ہین لیکن کتبخانۂ فردوسیہ کو ہمین یہ امتیاز خاص
حاصل ہی کہ سب کتبخانون سے زیادہ اسمین تصنیفات جناب شہید ثالث کا ذخیرہ
موجود ہی۔ اگر قوم کے ارباب ہمت اسکی اشاعت کی طرف توجہ کرین تو دوسرے
لوگ بھی اُن تصنیفات سے مستفید ہون۔

جناب قاضی رحمہ اللہ نے اپنی محنت و مصیبت کو بالاختصار احقاق الحق کے خاتمہ مین
ذکر کیا ہے جسکی اصل عبارت مع ترجمہ حسب ذیل ہی۔

هذا آخر ما قصدناه من ایضاح مقاصد الکتاب

یہ آخر ہے میرے مقصود کا جو ایضاح مقاصد کتاب مستطاب (نہج الحق علامہ حلی رح)

المستطاب و انجاح مسئول الاحبة و الاصحاب

سے متعلق ہے مین نے اس امر سے اپنے احباب و اصحاب کا سوال پورا کیا

من الرد علی رؤساء .... خصوصا

اور بڑے بڑے مخالفون کے کلام کو رد کر دیا خصوصاً کلام اُس دشمن کا

الناصب .... الزایغ عن طریق الصواب

جو راہ صواب سے علٰحدہ ہو گیا (یعنی فضل بن روزبہان شیرازی) اور یہ امر ایک

وذلك من جلائل نعم الله الوهاب علی عبده الاواب

نعمت ہے اُن بڑی نعمتون سے جو خدائے بخشندہ نے اپنے بندہ کو بخشین جو

الراجی للشهود العینی المجاهد اعداءه بالسیف

صرف اُسی کی طرف رجوع کرتا ہے اور امیدوار ہی کہ اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرے

الفقیر والراجی الرد بنی نور اللہ بن شریف

اُسکے احسانات کا اور جو اُس کے اعداسے جہاد کر رہا ہے شمشیر ساختہ اُستادے

المرعشی الحسینی کان اللہ لہ واجری علی یدہ

اور اُس نیزہ سے جو ردینی[۱] کا بنا یا ہوا ہے (اُس مجاہد کا نام) نوراللہ بن شریف المرعشی

الحق عملہ والمسئول من فضلہ العظیم

الحسینی ہی خدا اُسکا معین وناصر رہے اور اُسکے عمل کو راہ حق پر جاری کرے

وکرمہ العمیم ان یجعل مقاساتی فی نصرۃ

اور اُسکے فضل عظیم وکرم عمیم سے یہ مطلوب ہی کہ میری نصرت مین اس گروہ (یعنی امامیہ)

ھذا المعشر ذریعۃ مخلفۃ لزاد المحشر

کے جو مشقت اُٹھائی ہی اُسکو ذریعہ بہمرسانی زاد روز محشر گردانے اور اُسکو وسیلہ تقرب کرے

ووسیلۃ مزلفۃ الی سید البشر وآلہ الائمۃ

جناب سید البشر صلے اللہ علیہ وآلہ اور اُنکی آل کے جو ائمۂ اثنی عشر علیہم السلام ہین

الاثنی عشر وان یرزقنی طلب ثارھم

اور مجکو یہ امر نصیب کرے کہ مین اُنکے خون کا انتقام امام مہدی علیہ السلام کے

مع امام مہدی یدعو الی اقتفاء آثارھم صلوات اللہ علیہم

ساتھ لون جو اُنکے آثار پیروی کی طرف دعوت کرینگے اور مجھے زمرۂ احباء وانصار

وان یحشرنی فی زمرۃ احباءھم وانصارھم

ائمۂ علیہم السلام مین محشور کرے اور دار القرار مین اُنکے ہمسایہ مین جگہ دے

ویبوئنی فی دار القرار فی جوارھم والماموں ل

اور اُمید اُن افاضل مومنین سے جو دین امین کی محبت مین ہین

[۱] شمہرہ وردین نیزہ بنانے کے یے عرب مین مشہور تھے ۱۲

من افاضل المومنین الذین هم فی حبال دین الامین
یہ ہے کہ جب وہ واقف ہون اُس تعب پر جو مین نے اس تصنیف مین
ان یدعو لی بدعاء الانتظام فی زمرة الامنین
(جوگران بہا قلادہ ہی) کھینچا ہے وہ میری کدّ یمین اور عرق جبین کا حال
اذا وقفوا علی ما قاسیته فی نظم ھذا العقد الثمین
معلوم کرکے اسکی دعا کرین کہ خدا مجھے امن سے رہنے والون کے زمرہ
من عرق الجبین وکد الیمین فانه سبحانه تعالی لایضیع
مین منسلک فرمائے کیونکہ خداوند عالم احسان کرنے والون کے اجر کو ضایع
اجر المحسنین وان یصلحوا ما فیه من القصور والتقصیر
نہین فرماتا اور قصور و تقصیر اور مواخذہ و سرزنش کے جو مقامات پائین
ومظان المواخذة والتعبیر فان قلة بضاعتی
اُنکی اصلاح کرین کیونکہ میری کم بضاعتی واضح ہو اور دنیاوی مشغلون مین
لائحة واضاعة وقتی فی الشواغل الدنیویة
میرے وقت کا ضائع ہونا روشن ہے ساتھ ہی اسکے یہ ہے کہ غریب الوطن
واضحة مع ما انا فیه من غربة الوطن وغیبة الکتب
ہون کتابین موجود نہین اہل و اولاد کی جدائی سے دل تنگ ہون
وضیق البال بمفارقة الاهل والال اذ بعد
اس لیے کہ جب سے مین نے ابتدائے شباب مین تحصیل علم کے لیے اپنے
ما رکبت غارب الاغتراب فی مبادی
وطن شوستر کو چھوڑ کر مشہد مقدس رضوی مین حاضر ہوا

الشباب لتحصيل الحكم و تكميل الفيوض
اُس کے بعد مجھے میرے زمانے نے ہند منحوسہ کی جانب پھینکا یہ
والنعم من وطني شوشتر المحروسة الى
بدبخت منحوس پیر زن میرے غم کو زیادہ کرتی رہی اور میرے
المشهد والروضة المقدسة الرضوية المانوسة
عداوت اور صدمے کے مہیا کرنے مین اہتمام کرتی رہی حتی کہ
زماني الى هند المنحوسة قامت
مین نے گمان کیا کہ ہند جگر خوارہ یہی ہے جس نے میرے عم بزرگوار
تلك الشوهاء المايوسة على ازدياد
کا کبد چبایا تھا لیکن خداوند عالم نے محبت اہل بیت
غمي و اهتمت في عداوتي و اعدادهمي حتى ظننت
صلوات اللہ علیہم کے برکات سے میرے دل کو زندہ کر دیا اور
انها هي هند الاكلة لكبد عمي لكن الله سبحانه ببركات
میری اُنگلیون کو طریقہ و ما رمیت اذ رمیت پر جاری فرمایا
محبة اهل البيت صلوات الله عليهم احيى قلبي الميت
دینے بحکم خدا جو کچھ ممکن ہوا وہ مین نے لکھا) پس ہمنے مصنف علامہ
و اجرى بناني على منوال و ما رميت اذ رميت
کا انتقام جمع کرکے لیا اور اشاعرہ قاصرین اور گروہ
فانتصرنا للمصنف العلامة ها ثرين و وسمنا
دشمنان اہل بیت کو جو مرتکب فجور زبان کارین داغ عدار کر دیا

علی جاعرۃ الاشاعرۃ القاصرین والناصبۃ
پس انتقام لیا ہم نے اُن لوگون سے جنھون نے جرم کیا
الفاجرۃ الخاسرین فانتقمنا من الذین
اور ہم پر حق تھا مومنین کی نصرت کا اور خدا ناصر و معین ہے
اجرموا وکان حقا علینا نصر المؤمنین واللہ
اور ان موتیون کی نظم یعنے اس تصنیف کے تکمیل کا
الناصر والمعین وقد اتفق نظم ہذہ اللئالی
اتفاق سات ماہ مین ہوا بغیر راتون کے کیونکہ
التی وشحت بہا عوالی المعالی فی سبعۃ اشہر
مین نے بیان کیا کہ مجھے کثرت ملال کی تھی اور ضعف
من غیر اللیالی لما شرحت من کثرۃ ملالی وضعف
قوی اور جسم کا ہزال اس حد کا تھا کہ
القوی ونحول البدن کالشن البالی وکان اخرہا
مین مثل بوسیدہ مشک کے ہوگیا تھا اور
اخر ربیع الاول المنتظم فی سلک شہور سنہ
آخر تاریخ تحریر آخر ماہ ربیع الاول ۱۲۱۴ھ ہوئی اور
الف واربع عشر ببلدۃ آگرہ آکرہ بلاد اتخذہا الکفر
یہ تصنیف شہر آگرہ مین کی جو مکروہ ترین بلاد ہے جسکو کفر نے
وکرہ واستعمل فیہا الشیطان مکرہ صان اللہ المومنین
اپنے آشیانے کے ٹھرار دیا ہے اور شیطان نے اُس مین
عن مکرہ وجہلہ واخرجہم عن سواد الہند
اپنا مکر استعمال کیا ہے خدا مومنون کو اُس کے مکر اور جہل سے
حزنہ وسہلہ بحق الحق واہلہ
محفوظ رکھے اور مومنین کو سواد ہند کے مقامات ناہموار اور ہموار سے نکالے بحق حق اور اُسکے اہل کے

شمع مزار

(ذیل کی نظم مصنف نے ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ کے سالانہ جلسہ مین مزار حضرت شہیدالثؒ پر پڑھی تھی)

بند اوّل

خونین کفن شہید وا تربت مین سونیوالو — مرنیکے بعد پھر سے زندہ ہونیوالو
دیکھو تو اپنے جلوے آئینۂ بقا مین — اے راہ معرفت مین جان اپنی کھونیوالو!
گریہ تمھارا کیا ہی کف جوش معرفت کا — اے رشتۂ مژہ مین موتی پرونیوالو!
صیقل اسی سے ہوگی آئینۂ بقا پر — اے دامن قبا کو شب بھر بھگونیوالو
خوف خدا کے نقشے تمنے دکھا دیئے ہین — پچھلے پہر سے اُٹھکر خلوت مین رونیوالو
تکلیف کو مقدم راحت پہ تمنے جانا — ہستی کے پیرہن مین کانٹے چبھونیوالو
تمکو کمند وحدت تھا خار دار دُرّہ — نور الٰہ بنکر تربت مین سُونیوالو
باغ نعیم جنّت ہے خونبہا تمھارا — گلرنگ پیرہن کو کوثر مین دُھونیوالو

پھر گل کھلائے گا اب رنگین چمن تمھارا
غرقاب ہے لہو مین سارا کفن تمھارا

بند دوم

فکر بقا مین نقش ہستی مٹانیوالو! — خوان کرم سے اُسکے ہی رزق پانیوالو
اُٹھو کہ ہی نمایان اب صبح کا دھندلکا — اے داد خواہ بنکر محشر مین جانیوالو!
ہین آج جنگ محرک تصنیف کے ذخیرے — جذبات معرفت کو جنبش مین لانیوالو!
شمشیر حیدری کے جوہر دکھائے تمنے — تصنیف کے جلو مین جلوہ دکھانیوالو
سیراب ہو رہے ہین لب تشنہ معارف — کلک دو سرے سے اپنے کوثر بہانیوالو
ہین جلوہ زار معنی خاموشیان تمھاری — اے شمع کشتہ بنکر شمعین جلانیوالو!
روحانیت نے تمکو اک خاص زندگی دی — عبرت سرا سے جاکر واپس آنیوالو!
ہر قطرہ ہے لہو کا اک لعل گنج وحدت — دریاے خون مین اپنے غوطے لگانیوالو

جوہر شناس بنکر سب جمع کر لیے ہین
چُنکر دُرِ حقیقت دامن مین بھر لیے ہین

بند سوم

سینے پہ تیرے کیسا داغ آشکار ہے یہ؟ — اے آگرہ بتادے کسکا مزار ہے یہ؟
ذرّے چمک رہے ہین نور آلہ بنکر — شامل ہوا مین تیری کسکا غبار ہے یہ؟
تا حشر سکو رکھنا سینہ مین دل سمجھکر — ہان سرزمین پہ تیری اک یادگار ہے یہ
جسکو سمجھ رہا ہے قبر شہیدِ ثالث — تیرے ستم کا نقشہ اے روزگار ہے یہ
آہ رسا کی اُسکے ہے عرش تک رسائی — ہرگز نہ یہ سمجھنا بے اختیار ہے یہ
تربت پر اُسکی شب بھر روتی ہو شمع اتنا تک — تیری جفا کا قصّہ بالاختصار ہے یہ
ٹوٹے گی اُسکے لب سے مُہر سکوت اسدن — آجائے روز محشر صرف انتظار ہے یہ
تربت پہ سایہ کرکے جو خاک اُڑ رہی ہی — تیری ستمگری کا اک اشتہار ہے یہ

ہی آفتاب محشر ہر ایک ذرّہ جس کا
حیرت ہی یا الٰہی ہی یہ مزار کس کا

بند چہارم

اے دور قرن ثانی اُف اُف تری جفائین — ٹوٹے ہوئے ہین جو دل وہ کسطرح بھلائین؟
دور بنی اُمیہ آنکھون مین پھر گیا ہی — آخر بتا تو کیا تھین سادات کی خطائین؟
سب نے غم رفتہ رفتہ ناسور ہو گئے ہین — روئین لہو کہانتک کبتک لہو رولائین؟
اے آسمان حجاب ہستی ذرا اُلٹ دے — پھر تجکو اُنکی اصلی تصویر ہم دکھائین؟
پھر یاد آئے ابن سکیت و ابن قبال — مضبوط کر گئے جو اسلام کی بنائین
تیرے شہید ابن مکی و شیخ ملت — تھین ٹھیک جنکے بر مین اسلام کی قبائین
یہ بے گناہ عالم مجرم تھے کس بنا پر — کیون انکو تو نے ظالم دین قتل کی سزائین
صور انتقام پھونکیگا پھر جائیگی ہی جب — قبرون سے آرہی ہین فریاد کی صدائین

ہنکا جواب دیگا تو کیا حضور یزدان
کرنیکو تو کیا ہے اطفائے نور یزدان

بند پنجم

اے مقتل شہیدان یہ بھی تجھے خبر ہے | پنہان زمین مین تیری خورشید شوستر ہے
اسلام کے گرہ پر ڈالی ہے چھوٹ جسنے | وہ آفتاب ملّت مٹی مین جلوہ گر ہے
اُس بزم مین جہان ہین انوار جنت آرا | یہ سیّد حسینی روشنگر نظر ہے
اک باغبان نے خون ناحق سے جسکو سینچا | اُس نخل بارور کا یہ تازہ رس ثمر ہے
ہے جلوۂ شہیدان جسمین بساط آرا | اُس بارگاہ تک اب اِس نور کا گزر ہے
میراث مین نہ ملتا کیون ساغر شہادت | مظلوم کربلا کا یہ بھی تو اک پسر ہے
وہ سبحہ ہے شہید ثالث امام حسین | رشتے مین اُسکے یہ بھی تابندہ اک گہر ہے
وہ بھی شہید ثالث یہ بھی شہید ثالث | وہ مبتدا کا جملہ یہ جملہ خبر ہے

ہے سیّد مجاہد پُر نور سلسلے مین
اک رکن معتمد ہے آوارہ قافلے مین

بند ششم

تیرا مزار اقدس اک نقش اتقا ہے | غم خانۂ فنا مین سرمایۂ بقا ہے
ہر ذرّہ تیرا اب تک ہے دین کا فدائی | پیہم ترانہ سنج روحی لک الفدا ہے
بکھرے ہوے لحد مین بوسیدہ استخوان ہین | لکھی ہوئی زمین پر یا آیت ہُدا ہے
دود چراغ کشتہ پھیلا ہوا لحد پر | تازہ بخور جنت یا روح اتقا ہے
ہے جامۂ کفن مین تیرے غبار جتنا | اکسیر اہل دل ہے یا جزو کیمیا ہے
وہ شمع تونے کی ہے احقاق حق کی روشن | لو جسکی نور یزدان اور رشتہ حق نما ہے
مجروح تیرا پیکر ہے کسوت کفن مین | فانوس تن مین روشن یا شمع اہتدا ہے
اے سبط مصطفیٰ کے فرزند تیری تربت | ہندوستان مین گویا تصویر کربلا ہے

مظلوم کربلا سے ملتا ہے صبر تیرا
ہے سجدہ گاہ ملّت تعویذ قبر تیرا

بند ہفتم

ہین ایسی ایسی قبرین اے قوم جلوہ آرا
اور مقبرہ کا منظر ابتک نہین سنوارا
گھر کو سمجھو تم اپنے اجڑا رہے یہ مرقد
کس دل سے یہ بتاؤ تمکو ہوا گوارا
یہ کسکا مقبرہ ہی؟ کون اسمین سو رہا ہے
ہے یہ بھی فاطمہ کے مصحف کا ایک پارا
کی نعش دفن جسکی اک سید عجم نے
مخدومہ جہان کا پایا جو ہین اشارا
قاضی شرع نور یزدان ابوالفضائل
ایمانیون کا محور اسلام کا ستارا
ہان جگمگا رہا ہے اس گوشۂ لحد مین
مظلوم کربلا کی آنکھونکا ایک تارا
ہندوستان مین جسنے یون زندگی بسر کی
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا
آرام کر رہا ہی اس خوابگاہ مین اب
علم کلام تیری مجلس کا صدر آرا

کیون حشر مین نہ آئے وہ لیکر داد خواہی
دیتی ہو جب شہادت عصمت خود گواہی

بند ہشتم

یہ زندہ رہنے والا ترسٹھ برس جیا ہی
اس وقت مختصر مین دیکھو تو کیا کیا ہی
اور وقت بھی وہ ظالم بے رحم و سفلہ پرور
رگ رگ مین جسکی خون بدعت بھرا ہوا ہی
سید سا پیشوا ہو مقتول ظلم اعدا
جس عہد مین کہ جائز یہ ظلم ناروا ہی
آئین اکبری کے اوراق منتشر ہین
اک بادشاہ جابر مسند پہ خودستا ہی
مشہور ہو رہا ہے قتل علی قلی خان
دروازہ مظالم چارون طرف کھلا ہی
محصور دشمنون مین یہ سید حسینی
عالم مسافرت کا مجبور و بینوا ہی
جسمین چمک رہے ہین سب جوہر فتاوی
روشن دل اسکا ایسا آئینہ قضا ہی
مقصود اسکا کیا ہی؟ دین نبی کی نصرت
ہیہم قلم کو شغل تحصیل مدعا ہی

جاہ و حشم نہین ہی طبل و علم نہین ہی
تشئید دین سے غافل لیکن قلم نہین ہی

بند نہم

تصنیف کا ذخیرہ دیکھو تو کسقدر ہی — پھر ہر کتاب اُسمین سرمایۂ خبر ہی
وہ بے بہا کتابین ہین شکوہ سنج ہمسے — ہر ایک صفحہ جنکا گنجینۂ گہر ہی
دُرج گہر لیے ہے فردوسیہ خزانہ — دامن مین آج اُسکے ہی یہ کہین اگر ہی
کہتے تھے مجھسے اکدن خود ناصر شریعت — افسوس یہ ذخیرہ محتاج اہل زر ہی
تصنیف کے سبب سے کھائے ہون جسنے کوڑے — شکوہ سعی اُنکی کیا اتنی بے اثر ہی
تصنیف کی اشاعت پھر قدر دان کرینگے — فی الحال مقبرہ کی حالت یہ اک نظر ہی
ہر فرد قوم مین اب یہ دیکھنا ہے ہمکو — اے جوش حُبِ قومی تو دلمین کسقدر ہی
چشم و چراغ ملت ہین جمع مقبرہ مین — اے جذب جوش ہمت اسوقت تو کدھر ہی

برقی اثر سے دوڑا خون رگ حمیت
تعمیر مقبرہ مین اتنی عزیز غفلت

گُل مزار

۶ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء کو ایک جلسہ منجانب علماء لکھنؤ و سکرٹری انجمن نظام التعمیر بمقام رفاہ عام لکھنؤ منعقد ہوا۔ جسمین مصنف نے یہ نظم پڑھی اور تعمیر مزار کے لیے چندہ ہوا۔

معزز قوم کے افراد! سُنلو داستان میری — رگِ دل توڑ دیگی آج تاثیر فغان میری
بھروسا تھا بہت انکو تم ایسے غمگسارون پر — جلا دو اک چراغ اُٹھکر شہیدِ غمگسارون پر
کرو مہمان نوازی تم کہ آوارہ وطن ہین یہ — مزار انکا ہی گلپوش ہان خونین کفن ہین یہ
بساط خاک پر جسوقت یہ کروٹ بدلتے ہین — نئے ذرّے نکلکر نور کے سانچے مین ڈھلتے ہین
دل ناعاقبت اندیش کچھ تجھ مین اثر بھی ہے؟ — یہ کسکی قبر ہی کون اسمین سوتا ہی خبر بھی ہی؟
یہ ہی وہ راہبر کی معرکہ مین جسنے جانبازی — مجاہد فی سبیل اللہ اور اسلام کا غازی

مزار پاک نور اللہ شمع بزم امکان ہے
تماشا ہی چراغ کشتہ سے روشن شبستان ہی

موافق تمسے گردور زمانہ ہے تو ہمکو کیا
تمہارے پاس قارون کا خزانہ ہی تو ہمکو کیا

وہ گنج سیم و زر نکلے نہ جس سے حاصل مذہب
وہ ہی داغ دل ایمان وہ ہی داغ دل مذہب

نمود سیمیا ہے عشوۂ دنیا پہ مرتے ہو
یہ دولت بھی کوئی دولت ہی جسپر ناز کرتے ہو

مسیحا بنکے دیکھو حق کی عزت کرنیوالونکو
حیات جاودانی چاہیے ان مرنیوالونکو

وہ زندہ ہین مگر سامان ہستی چاہیے انکو
جلو مین زائرون کی ایک بستی چاہیے انکو

گلستان مین ہو منظر بلبلون کے آشیانون کا
بنا دو اک مسافر خانہ انکے میہمانون کا

سجو آرائش دنیا سے تم اپنے مکانون کو
مٹاتے جاؤ لیکن یون بزرگون کے نشانونکو

تمہارے جوش کی ہی کیا یہی پہچان کیون شیعو؟
شہید ثالث اور انکی لحد ویران کیون شیعو؟

نگاہ عبرت افزا غیر قومون کے مقابر پر
پھر اشک خون بہانا چاہیے اپنے اکابر پر

زمین مین دفن کرکے جنکو پھر کروٹ لی تمنے
خدا معلوم کیونکر سے انھین مٹی بھی دی تمنے

قریب مرقد سید ہی قبرستان نصارا کا
ذرا دیکھو تو منظر جاکے اُس قوم خود آرا کا

نہین احساس تنگ مذہب کی فرط ناتوانی سے
ہین مُردون سے بھی بدتر باز آئے زندگانی سے

نہین کیا امتیاز ای قوم کوئی تیرے نامون مین
ہزار افسوس چندے کی ضرورت ایسے کامون مین

بہت سے نام ہین ایسے تری فہرست غیرت مین
جو اہر صرف کردین جو تن تنہا عمارت مین

اگر جذب انکی دلسوزی کا پہلو کم نکلتا ہے
بجائے شمع ان باتون سے دل محفل مین جلتا ہی

علم کرتے مین چندا ب تمہارے دین کے سرتاج
اُٹھا رکھو نہ کل پر ہو سکے جو کچھ وہ دیدو آج

مزار ... مظلوم کا تعمیر ہو جائے
زمین ہند پر اک کربلا تعمیر ہو جائے

رکھو شرم ان مقدس روضوں کی ملک و ملت مین
عزیزو آیندہ جلسے ہون انہی تازہ عمارت مین

تقریظ حضرت صدر المحققین رئیس المتکلمین شمس العلما مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ ایدہ اللہ تعالےٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور بنورہ السموات والارض والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ و رسولہ محمد و آلہ الطاہرین شفعاء یوم الحشر والعرض اما بعد پس ارباب ایمان و اصحاب ایقان پر مخفی نرہے کہ یہ سوانح عمری جناب شہید ثالث قاضی نور اللہ شوشتری اعلی اللہ مقامہ وزاد فی جنت الفردوس اکرامہ جسکو سلیل الاطائب حمید الضرائب رفیع المراتب شارح المناقب عزیزی جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب عزیز حباہم اللہ بجلیل التائید والتعزیز نے بکمال محنت و جانفشانی و بنہایت تحقیق و تدقیق معانی مرتب فرمایا ہو عجب رسالہ نافعہ و عجالہ رائعہ ہو جسے بلا مبالغہ تشریح حیات جاودانی و ترویح روح ایمانی کہنا بجا ہو حق یہ ہو کہ عزیز موصوف نے اس تصنیف لطیف سے بہت بڑا فرض ادا فرمایا ہو اور اپنی سعی مشکور سے تمام افراد فرقہ محقہ کو بالعموم ممنون و متشکر بنایا ہو۔ خداوند عالم انکو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور جملہ مومنین کو توفیق دے کہ اس مختصر و مفید وجیزہ عزیزہ سے علو شان و رفعت مکان حضرت شہید ثالث طیب اللہ ثراہ و نور مضجعہ و مثواہ کا اندازہ کرسکیں واللہ الہادی۔

رقمہ بیدہ الوازرہ ناصر حسین الموسوی کان اللہ لہ فی الدنیا والآخرہ

فی الثامن عشر من شہر رجب الاصب ۱۳۳۴ھ